JIHĀT-UL-ISLĀM
Vol: 16, Issue: 01, Jul – Dec 2022

OPEN ACCESS
JIHĀT-UL-ISLĀM
pISSN: 1998-4472
eISSN: 2521-425X
www.jihat-ul-islam.com.pk

جدید سائنس اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں موجودہ آبی آلودگی کا تدارک: ایک تجزیاتی مطالعہ

Prevention of Current Water Pollution in the light of Modern Science and Islamic Teachings: An Analysis

Dr. Abdul Manan Cheema*
PhD Islamic Studies, University of Sargodha, Sargodha
Hassan Akram**
PhD Scholar, Management Sciences, Bahria University Lahore Campus

ABSTRACT

Water pollution has become a global issue in current times. Water is the substantive source of life on Earth. Unfortunately, Water is being polluted continuously. Research reports indicate that fifty percent population of the world is deprived of neat and clean water. Contaminated water not only endangers human life but also it is an alarming threat to other organisms (animals, plants). Polluted and filthy water is being poured into rivers by industries and factories. Garbage and solid wastes are not disposed of in a proper way. The poisonous wastes in water are affecting humane life and health. Industry persons do not install treatment devices in their factories before pouring water in the canals, ponds, canals and rivers. Analysis of water quality shows that population of large and industrial cities are living at the risk of contaminated water. Water is a significant natural resource and is a base of every living being. The sewage, toxic wastes of industries, insecticides and fertilizers are polluting water. The Oil leakages from oil tankers, leather tanneries and petroleum refineries are main causes of polluting water. Although, some scientific devices have been invented but unfortunately, these modern scientific devices are installed in industries deliberately. It is need of time to highlight Islamic point of view about solution of current water pollution. This research work explores preventive measures of water pollution control in the light of Islamic teachings and modern science.

Keywords:*Islam,Modern Science,Water Pollution, Causes, Impact, Prevention*

CC BY

تمہید

عصر حاضر میں آبی آلودگی ایک عالمی مسئلہ بن چکا ہے۔ دنیا کی نصف آبادی صاف پانی سے محروم ہے۔ صنعتی انقلاب اور نئے نئے سائنسی تجربات کی وجہ سے پانی کی آلودگی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اگرچہ موجودہ حالات کے پیش نظر آلودہ پانی کو صاف کرنے کے متعدد جدید سائنسی طریقے دریافت و ایجاد ہو چکے ہیں۔ لیکن ان سائنسی آلات کا عملی استعمال خال خال ہی نظر آتا ہے۔ صنعتی فضلہ، زرعی کھادیں، چمڑے کی فیکٹریاں اور کوڑا کرکٹ پانی آلودہ کرنے کے بڑی وجوہات ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق صنعتوں سے سالانہ تقریباً 20ہزار ملین ٹن فضلہ خارج ہوتا ہے جس کا 10 فیصد زہریلا مواد ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں حالیہ دنوں میں پاکستان کے بیشتر علاقوں میں سیلابی پانی کی تباہ کاریاں ناقابل بیان ہیں۔ سیلاب زدہ لوگوں کے پاس پینے کے صاف پانی کی شدید کمی ہے۔ لوگ سیلاب زدہ آلودہ پانی میں گھرے ہوئے ہیں۔ کیونکہ یہ پانی کئی ہفتوں سے کھڑا ہے اور اس میں مرے جانور پائے جاتے ہیں۔ آلودہ پانی کے استعمال کی بدولت بچے، خواتین، جوان، بوڑھے سبھی لوگ جلدی امراض اور ڈائریا کا شکار ہو رہے ہیں۔ پانی کی آلودگی نے تمام جانداروں کی صحت و بقا کو شدید خطرات سے دوچار کر دیا ہے۔ حالیہ سیلاب زدہ علاقوں میں عمومی طور پر اور دیگر علاقوں میں عمومی طور پر انسانی زندگی پر آبی آلودگی کے اثرات مختلف مہلک اور جان لیوا امراض کی صورت میں سامنے آ رہے ہیں۔ پانی قدرتی ماحول کا اہم ترین عنصر ہے۔ اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اسلام میں انسانی جان کے تحفظ اور طہارت و نظافت کے رہنما اصول پیش کئے گئے ہیں۔ حفظانِ صحت کے اسلامی اصول وضوابط سے بے اعتنائی کا ہی نتیجہ ہے کہ موجودہ معاشروں میں گندگی و آلودگی کا دور دورہ ہونے کے باعث کرہ ارض پر انسانی صحت و زندگی دشوار ہوتی جا رہی ہے۔ آبی آلودگی کا مسئلہ انسانی زندگی و موت کا مسئلہ بن چکا ہے اس لئے اس کا حل تلاش کرنا موجودہ وقت کی پکار ہے۔

سابقہ تحقیق کا جائزہ

پانی ایک ایسا اہم موضوع ہے جس پر بہت سارے سکالرز نے قلم اٹھایا ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر احمد بن یوسف الدریویش کی تالیف "آبی ونباتاتی ماحولیاتی آلودگی سے تحفظ فقہ اسلامی کی روشنی میں" شریعہ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی سے جون 2014ء میں شائع ہوئی۔ جس میں پانی کی اقسام، پانی کی آلودگی کے اسباب، نباتاتی آلودگی سے تحفظ کے شرعی قواعد بیان کئے گئے ہیں۔" آبی وسائل اور ان کے متعلق شرعی احکام "پانی کے استعمال کے بارے میں تالیف ہے جو ایفا پبلیکیشنز سے نئی دہلی (انڈیا) سے فروری 2012ء میں شائع ہوئی۔ یہ کتاب انڈیا کی اسلامی فقہ اکیڈمی کے سیمینار (2011) میں پیش کردہ مناقشات و مقالات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں پائے جانے والے مقالات میں پانی کے مسائل کا حل فقہی و شرعی تناظر میں پیش کیا گیا ہے۔ بارش کے سائنسی پہلو پر رابرٹ بائرز (Horace Robert Byers) کی تصنیف " Elements of cloud physics "ایک لائق مطالعہ تصنیف ہے۔ یہ کتاب یونیورسٹی آف شکاگو پریس سے 1965ء میں شائع ہوئی۔ بارش کی سائنس کی تفصیل جاننے کے لئے مذکورہ کتاب کا مطالعہ فائدہ مند ہوگا۔ سکالرہ ثنا ناز کا تحقیقی مضمون" آلودہ پانی کی مروّجہ تحلیل و تطہیر کا سائنسی و شرعی جائزہ" ریسرچ جرنل "جرنل آف اسلامک اینڈ ریلیجیس سٹڈیز" میں 2018ء میں شائع ہوا۔ ڈاکٹر عبدالمنان کا آرٹیکل بعنوان "پانی کا تحفظ اسلامی تناظر میں " ریسرچ جرنل "القلم" (24:2) دسمبر 2019ء میں شائع ہوا۔ جس میں پانی کی اہمیت و

ضرورت، پانی کی کمیابی اور پانی کی کمیابی اسلامی تعلیمات کی روشنی میں پیش بیان کی گئی ہے۔"پاکستان میں آبی آلودگی کا حل: اسلامی تعلیمات کا تحقیقی جائزہ" کے عنوان سے ریسرچ سکالر اللہ دتہ کا آرٹیکل ریسرچ جرنل "العلوم جرنل آف اسلامک سٹڈیز "2020ء میں شائع ہوا۔ محمد جنید انور اور اقصیٰ تصغیر نے آرٹیکل بعنوان " An Islamic Ecological Perspective of Water Resources Management" لکھا جو ریسرچ جرنل "القلم "(26:2)جون 2021ء میں چھپا۔اس میں پانی کی اہمیت، پانی کا انتظام اور قرآن پاک میں مذکورہ پانی کے مختلف ذرائع بیان کئے گئے ہیں۔ متذکرہ تصانیف و مضامین کے علاوہ بھی پانی کے موضوع پر ریسرچ مواد پایا جاتا ہے۔ تاہم عصر حاضر میں بڑھتی ہوئی آبی آلودگی کے اثرات اور تدارک کی مناسبت سے جدید سائنس اور اسلامی نقطہ نظر پیش کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔اس لئے "جدید سائنس اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں موجودہ آبی آلودگی کا تدارک: ایک تجزیاتی مطالعہ "کا موضوع منتخب کیا گیا۔

منہج تحقیق

پیش نظر تحقیقی مقالہ میں ریسرچ کا معیاری طریقہ اختیار کیا گیاہے۔ ریسرچ میٹریل حاصل کرنے کے لئے بنیادی ماخذ و مصادر سے استفادہ کیا گیا ہے۔ تاہم بعض مقامات پر ثانوی مراجع سے بھی معاونت لی گئی ہے۔ماحولیاتی میگزین،ماحولیاتی مضامین اور ماحولیات پر لکھی گئی مختلف کتب کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ دورِ حاضر میں تحقیقی مواد کے حصول کا تیز ترین ذریعہ انٹرنیٹ اور کمپیوٹر ٹیکنالوجی کا بھرپور استعمال کیا گیا ہے۔علاوہ ازیں علامہ اقبال لائبریری پیرس روڈ سیالکوٹ ،سیرت سٹڈی سنٹر سیالکوٹ کینٹ،ڈاکٹر حمید اللہ لائبریری اسلام آباد میں پائے جانے والی تصانیف ورسائل وجرائد کا مطالعہ کیا گیا۔ آبی آلودگی پر قابو پانے کے لئے اسلامی تعلیمات کے ساتھ ساتھ جدید سائنس اور جدید سائنسی آلات کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔ قرآنی آیات کا اردو ترجمہ "القرآن الکریم"[1] سے لیا گیا ہے۔ مقالہ کے آخر پر نتیجہ بحث اور آبی آلودگی سے نجات کے لئے سفارشات و تجاویز بھی دی گئی ہیں۔

پانی کا بائیولوجیکل کردار

English Name	Water	**Chemical Name**	Dihydrogenoxide
Farsi Name	Aab	**Three Shapes of water**	Liquid, gas(vapours),Solid
Arabic Name	Maa	**Chemical Formula**	H_2O
Urdu Name	Paani	**Density**	$997 kg/m^3$
Boiling point	100^oC	**Freezing Point**	0^oC
Hindi Name	Jall	**International Water Day**	22 March

زمین کے کے کل رقبے کا تین چوتھائی پانی ہے۔پانی کا 97 فیصد سمندری پانی،2 فیصد برفانی علاقوں (انٹارکٹیکا، قطبین وغیرہ) پر مشتمل ہے۔دریاؤں، جھیلوں، تالابوں کا پانی محض ایک فیصد ہے۔ سمندری پانی نمکین ہونے کی وجہ سے قابلِ نوش نہیں لیکن

آبی مخلوقات اس میں زندہ رہتی ہیں۔[2] سمندروں میں نمک کی مقدار انسانی میں پائے جانے والے نمکیات سے براہِ راست تناسب میں ہے۔ پانی کی افادیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ پانی "ماء" کا لفظ قرآن کریم میں متعدد بار دہرایا گیا ہے۔ زمین پر زندگی کا آغاز پانی سے ہوا۔ پانی تخلیق کائنات سے پہلے بھی وجود رکھتا تھا۔ پانی ایک ایسا ماحولیاتی عنصر ہے جس پر کائنات کی تخلیق سے قبل بھی وجود رکھتا تھا اور عرشِ الٰہی پانی پر تھا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُه عَلَي الْمَاۗءِ"[3]

اور وہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں بنایا، اور اس وقت اس کا عرش پانی پر تھا۔

کرہ ارض کا قدرتی ماحول چار بنیادی اجزاء زندگی، پانی، ہوا اور مٹی پر مشتمل ہے۔ پانی زمینی قدرتی ماحول کے بنیادی اور ضروری عناصر میں سے ایک ہے۔ قدیم تہذیبیں دریاؤں پر آباد ہوا کرتی تھیں تاکہ پانی سے استفادہ کر سکیں۔ کرہ ارض پر ہر قسم کی زندگی کے لیے پانی ناگزیر ہے۔ 22 مارچ کو دنیا بھر میں پانی کا عالمی دن (International Water Day) منایا جاتا ہے۔ اس دنیا کے کونے کونے میں کرہ ارض پر زندگی کو رواں رکھنے میں پانی کے کردار کو اجاگر کیا جاتا ہے۔ جاندار اشیا کے لئے پانی کی قدر و قیمت سے عوام الناس کو آگاہی دی جاتی ہے۔ تعلیماتِ قرآنی کے مطابق سب زندہ چیزوں کو پانی سے تخلیق کیا گیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاۗءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ"[4] ترجمہ: "ہم نے تمام زندہ چیزوں کو پانی سے پیدا کیا"

آیاتِ قرآنی کا ایک ایک لفظ انتہائی اہم معلومات و معارف کا خزانہ ہے۔ مذکورہ بالا آیت قرآنی میں پانی سے زندہ اشیا کا پیدا ہونا اس کے مادہ حیات ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ قرآنی آیت کے اس ایک لفظ سے قوت حیات کے نظریہ کو اتنی وسعت مل جاتی ہے کہ یہ وائرس اور ڈی این اے، پروٹوپلازم، مالیکیول وغیرہ کا مکمل احاطہ کر لیتی ہے۔[5] جدید سائنس کی تحقیق کے مطابق قوت حیات کے لیے پانی ضروری عنصر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پانی مادہ حیات کہلاتا ہے۔ زندہ اشیا کے بنیادی کیمیائی اجزاء میں ہائیڈروجن بانڈ کلیدی حیثیت رکھتا ہے جس سے ایک ایک عضویے کی زندگی جاری رہتی ہے۔ یہ محض پانی سے پیدا ہونے والی ہائیڈروجن سے ہی ممکن ہے۔ پانی ایک ایسا حیرت انگیز مالیکیول ہے، عناصر کا پتہ چلنے کے باوجود مصنوعی طور پر بنانا ممکن نہیں۔[6] کرہ ارض پر زندگی کا دارومدار پانی پر ہے۔

Encyclopedia of Religion کا مقالہ نگار لکھتا ہے:

"Water is essential for man's life."[7]

ہر زندہ شے کی تخلیق اور نشوونما میں پانی کا بڑا حصہ ہے۔ زندگی کا بقا بھی پانی پر منحصر ہے، کوئی بھی مخلوق حیوانات کی قبیل سے ہو یا نباتات و جمادات کی قبیل سے ہو، پانی کی ضرورت سے بے نیاز نہیں۔[8] جدید ترین تحقیقات سے ثابت ہو چکا ہے کہ پانی پروٹوپلازم کا تقریباً 85 فیصد حصہ پانی ہے۔ اس سلسلے میں ماہر ماحولیات اے۔ آر آگوان رقمطراز ہیں:

"Nearly 80 to 85% of protoplasm is water."[9]

جدید سائنسی تحقیقات کے مطابق اکثر و بیشتر بیماریاں جسم میں پانی کی کمی (Dehydration) سے جنم لیتی ہیں۔ پانی کرہ ارض پر حیات و نمو کے لئے لازمی و بنیادی عنصر ہے۔ پانی رحمت کی علامت ہے۔ بادلوں کا قدرتی نظام انتہائی منظم اور مربوط و مستحکم ہے۔ انسانی عقل و دانش اس قدرتی صناعی پر دنگ رہ جاتی ہے۔ زمین سے ایک سیکنڈ میں تقریباً ایک کروڑ ساٹھ لاکھ ٹن پانی بخارات بن کر اوپر چلا جاتا ہے۔ اسطرح ایک سال میں دنیا بھر سے 513 ٹریلین پانی بخارات بنتا ہے۔ اتنی ہی مقدار میں بارش کی صورت میں واپس زمین پر آجاتی ہے۔ دنیا پر زندگی اسی واٹر سائیکل پر منحصر ہے۔[10]

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

" وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ حَتَّى إِذَا أَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنَاهُ لِبَلَدٍ مَيِّتٍ "[11]

" اور وہی تو ہے جو اپنی رحمت یعنی مینہ سے پہلے ہواؤں کو خوشخبری بنا کر بھیجتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ بھاری بادلوں کو اٹھالاتی ہے تو ہم اس کو ایک مری ہوئی سی بستی کی طرف ہانک دیتے ہیں۔ "

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا میں ہے:

Water is vital for life, participates every process that occurs in plants and animals.[12]

کرہ ارض پر ہر جاندار کی زندگی کے لیے بھی پانی انتہائی ضروری ہے۔ بادل ایک خاص مادی ساخت ہے جو بھاپ سے بنتا ہے لیکن جو فوراً ہی پانی کے باریک قطروں میں تبدیل ہو جاتا ہے۔[13] بارش کا پانی مردہ زمین میں زندگی ڈالتا ہے۔ زمین ہو یا پتھر سب کو پانی کی ضرورت ہے۔ جب زمین مردہ ہو جاتی ہے۔ تو آسمان سے بادل آبِ حیات بن کر برستے ہیں اور مردہ زمین میں زندگی کی رمق پیدا کر دیتے ہیں۔

آبی آلودگی کے اسباب واثرات

دنیا کی ایک ارب سے زیادہ غریب آبادی گندا اور آلودہ پانی پینے اور استعمال کرنے پر مجبور ہے، جس کی وجہ سے نت نئی بیماریاں ان غریب عوام کا مقدر ہیں۔ پاکستان کے پانی میں زہریلے مادے ہیں جسے 80 فیصد لوگ استعمال کر رہے ہیں۔[14] پاکستان میں ہر سال لاکھوں افراد آلودہ پانی کے باعث مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ لوگ مٹی اور دیگر کثافتوں والا پانی پینے پر مجبور ہیں۔ پینے کے صاف پانی کے نام پر منرل واٹر کی بوتلوں کا بزنس ہو رہا ہے۔ پاکستان کونسل برائے تحقیقات آبی وسائل کی رپورٹ بتاتی ہے کہ منرل واٹر کی بوتلوں میں سنکھیا پایا جاتا ہے، جس سے لوگوں میں پھیپھڑوں، مثانے، جلد، گردے، ناک اور جگر کا کینسر پھیلنے کا خدشہ بڑھ گیا ہے۔[15] کارخانے پانی کے ذخائر میں کیمیکل شامل کر رہے ہیں۔ فیکٹری مالکان عارضی زندگی کی آسائش و راحت کے لیے دوسروں کی زندگیوں سے کھیل رہے ہیں۔ یہ آلودہ پانی کا ہی نتیجہ ہے کہ لوگوں کی بڑی تعداد ہیپاٹائٹس اور دیگر کئی مہلک و موذی بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک میں زیرِ زمین پانی کی دیکھ بھال میں غفلت و کوتاہی ہو رہی ہے جس کی وجہ سے لوگوں میں سنگین وبائی بیماریاں پھیلنا شروع ہو چکی ہیں۔ ان خطرناک وبائی امراض میں ملیریا، ٹائیفائیڈ، ہیضہ، پیچش وغیرہ شامل ہیں۔ یہی وبائی امراض انسانی اموات کا باعث ہیں۔ بہت سے ممالک میں

فیکٹریوں کا فضلہ دریاؤں اور سمندروں میں پھینک دیا جاتا ہے۔ یہ دریا، ندیاں اور نہریں انسانی آبادیوں کے قریب سے گزرتے ہیں اور ان میں بہنے والا آلودہ پانی وبائی بیماریاں پھیلانے کا باعث بنتا ہے۔[16]

پاکستان میں پانی کے ذخائر آلودہ ہو چکے ہیں۔ دریا، نہریں، جھیلیں اور دیگر آبی ذخائر میں شہروں اور صنعتوں کا گندا پانی اور فضلہ شامل ہو رہا ہے۔ آبی ذخائر کی آلودگی انسانوں، حیوانوں اور زراعت کے لئے انتہائی خطرناک ہے۔ آلودہ پانی سے زرخیز زمین بنجر اور بانجھ ہوتی جا رہی ہے۔ زیرِ زمین پانی کا ری چارجنگ پراسیس رک چکا ہے، جس سے زیرِ زمین پانی کڑوا اور زہریلا ہوتا جا رہا ہے۔ فیکٹری مالکان کیمیکل زدہ پانی گہرے کنویں کھود کر یا غرقی کے ذریعے زیرِ زمین پانی میں ڈال دیتے ہیں۔[17] دورِ جدید میں انسان کی منفی سرگرمیاں زمینی ارتعاش کا باعث بن رہی ہیں۔ زیرِ زمین پانی کو ضرورت سے زیادہ پمپ کرنے کی وجہ سے زلزلہ آسکتا ہے جیسا کہ اپریل 2015ء میں نیپال میں وقوع پذیر ہونے والا زلزلہ کا بڑا سبب زیرِ زمین کی پمپنگ تھا۔ بعض تیل و گیس کی کمپنیاں انجکشن کنوؤں کے ذریعے گندے اور استعمال شدہ پانی کو دوبارہ زیرِ زمین پہنچانے کا طریقہ استعمال کرتی ہیں۔

ماحولیاتی پروٹیکشن ایجنسی کے مطابق انجکشن کنویں کی تعریف حسبِ ذیل ہے:

> "An injection well is used to place fluid underground into porous geologic formations. These underground formations may range from deep sandstone or limestone, to a shallow soil layer. Injected fluids may include water, wastewater, brine (salt water), or water mixed with chemicals."[18]

انسان کی منفی سرگرمیوں کی وجہ سے آبی ذخائر آلودہ ہو رہے ہیں۔ سیورج کے پانی میں انسانی اور صنعتی فضلہ شامل ہو جاتا ہے۔ سیورج اور گندے پانی کو ٹھکانے کا مناسب انتظام نہیں کیا جاتا۔ علاوہ ازیں حفظانِ صحت کے بنیادی اصولوں کے متعلق تربیت کی کمی اور صاف پانی تک رسائی نہ ہونے کی وجہ سے بیماریاں پھیلتی ہیں۔ سمندر میں پھینکا جانے والا فضلہ بے شمار مسائل کا سبب بنتا ہے۔ یہی فضلہ آبی حیات کے لئے موت کا سبب بنتا ہے۔ ہر سال ہزاروں ٹن مچھلی اور دیگر آبی حیات، بحری جہازوں سے ایندھن کے اخراج کی وجہ سے دم گھٹنے سے موت کا شکار ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح دریاؤں میں صنعتی کیمیکل اور فضلے کا اخراج دریائی پانی آلودہ کرتا ہے جو بالآخر سمندر میں آگرتا ہے جس سے سمندری پانی کی آلودگی میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔[19] صنعتی فضلہ موجودہ آبی آلودگی بڑھنے کی بڑی وجہ ہے۔ صنعتی فضلے کے زہریلے اثرات ماحول اور انسانوں کے لئے انتہائی خطرناک ہیں۔ صنعتی فضلے میں پارہ، سیسہ، تیزاب، گندھک، فاسفیٹ جیسے کیمیائی مادے شامل ہوتے ہیں۔ جو آبی حیات کے لئے بہت خطرناک ہوتے ہیں۔[20] کارخانے طویل عرصہ سے پانی کے ذخائر میں کیمیکل شامل کر رہے ہیں۔ فیکٹری مالکان ڈالروں کے نشے میں گونگے، بہرے اور اندھے ہو چکے ہیں۔ عارضی زندگی کی آسائشوں کے لیے عوام الناس کی زندگیوں سے کھیل رہے ہیں۔ زہریلا صنعتی فضلہ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ سے گزارے بغیر دریاؤں اور ندی نالوں میں پھینک دیا جاتا ہے۔

Bernstein لکھتا ہے:

> Many industries use to dump waste material into the rivers and streams. These streams and rivers mostly pass through the populated areas where people suffer from diseases.21

صنعتوں کے آلودہ پانی کو صاف کرنے کا رجحان نہیں پایا جاتا۔ صنعتوں کا 95 فیصد پانی انتہائی مہلک دھاتوں، کیمیائی مادوں سے بھرپور ہوتا ہے۔ یہ پانی ندی نالوں یا براہ راست دریاؤں اور سمندروں میں بہا دیا جاتا ہے۔ اس آلودہ پانی سے سمندروں، دریاؤں اور جھیلوں کا ماحولیاتی نظام خراب ہورہا ہے۔ جھینگے اور مچھلیوں کا کاروبار بھی زہریلی دھاتوں کی آمیزش کی وجہ سے متاثر ہو رہا ہے جس سے ماہی گیروں کو زر مبادلہ کی مد میں بھاری نقصان کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ آلودہ پانی میں موجود نامیاتی اجزاء دریا، جھیل یا سمندر میں چلے جائیں تو گلنے سڑنے کے عمل کے دوران پانی میں پائی جانے والی آکسیجن استعمال کر لیتے ہیں جس کی وجہ سے دوسرے آبی جانداروں میں آکسیجن کی کمی سے موت واقع ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ آلودہ پانی میں بھاری زہریلی دھاتیں موجود ہوتی ہیں جو پودوں، حیوانات اور مٹی میں جذب ہو جاتی ہیں اور جونہی انسان ان مچھلیوں کو استعمال میں لاتا ہے تو اس کے اندر پیچیدہ بیماریوں کا باعث بنتی ہیں۔ پاکستان میں صاف پانی کی قلت بڑھتی جا رہی ہے۔

اس ضمن میں پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن کی رپورٹ بتاتی ہے:

> The discharge of untreated industrial waste, poor sewage system, agriculture run-off and unplanned urbanization have downgraded water quality in Pakistan, depriving almost two-thirds of over 200 million Pakistanis of potable water.[22]

دریاؤں اور نہروں میں زہریلا پانی ڈالا جارہا ہے۔ بھینسوں کا فضلہ نہروں میں پھینکا دیا جاتا ہے، جس کی وجہ سے ہیپاٹائٹس سی کا اضافہ ہورہا ہے۔ ایک تحقیقاتی رپورٹ کے مطابق پاکستان کے 80 فیصد عوام آلودہ پانی پینے پر مجبور ہیں۔ پاکستان میں کئی علاقے ایسے ہیں جہاں انسان اور جانور ایک ہی جوہڑ پر پانی پینے پر مجبور ہیں۔ بھارت اپنے صنعتی علاقوں کا گندا اور کیمیکل زدہ زہریلا پانی پاکستان میں چھوڑ دیتا ہے۔ اس زہریلے پانی کی وجہ سے لوگ جگر، گردہ اور کینسر جیسے مہلک امراض میں مبتلا ہو رہے ہیں۔[23] کارخانے خطرناک مواد خارج کرتے ہیں اور اس زہریلے مواد کو دریاؤں، جھیلوں اور سمندروں میں پھینک دیتے ہیں۔

Oliver لکھتا ہے:

> "Many industries throw waste into rivers, lakes and oceans. Pollutants from industrial sources include Asetose, Lead, Mercury, Nitrates and Sulphur. These all metallic and non-metallic substances are harmful for marine life."[24]

وزارت ماحولیات کے مطابق آلودہ پانی سے لاحق بیماریوں کے علاج سے پاکستان 112 ارب سالانہ بوجھ برداشت کرتا ہے۔ چھیاسی ہزار مقامات پر دریاؤں میں کیمیائی فضلہ شامل کیا جارہا ہے۔[25] سمندر میں آبی آلودگی کی ایک وجہ بحری جہازوں سے تیل (ایندھن) کا اخراج ہے۔ ایندھن پانی میں جذب ہونے کی بجائے پانی کی سطح پر ایک موٹی تہہ کی شکل میں جم جاتا ہے۔ اسی وجہ سے آبی حیات کو سورج کی روشنی ملنا بند ہو جاتی ہے۔ اس طرح تیل کی آلودگی آبی حیات (آبی پودے، آبی پرندے، مچھلیاں) کے لئے خطرناک ہے۔[26] سمندر میں ایندھن کا اخراج سمندری 12 فیصد سمندری آلودگی کا باعث ہے۔ کسی بھی بحری جہاز سے تیل کا اخراج ایک ہی جگہ پر بے تحاشا آلودگی کا باعث بن جاتا ہے اور اس کے سبب آبی حیات کی اموات ہو

جاتی ہیں جو ساحلی علاقوں میں تعفن و بدبو کا باعث بن سکتی ہے۔[27] آبی آلودگی کی بڑی وجہ کاربن اور کاربن سے بنے دوسرے کیمیکلز ہیں۔ ٹیکسٹائل اور چمڑے کی صنعتیں کاربن کے اخراج کی سب سے بڑی ذمہ دار ہیں۔

Larsson لکھتا ہے:

> "Oceans are polluted by oil on daily basis from routine shipping, oil spills, runoffs and dumping. The main reason for this type of pollution is that oil does not dissolve in water and instead it forms a thick layer on the water surface, therefore, it usually stops marine plants receiving enough light for photosynthesis. It is also unsafe to fish and marine birds."[28]

کارخانے پانی کے ذخائر میں کیمیکل شامل کر رہے ہیں۔ فیکٹری مالکان تھوڑے سے منافع اور عارضی زندگی کی آسائشوں کے لیے دوسروں کی زندگیاں برباد کر رہے ہیں۔ آبی آلودگی کے تدارک کا بندوبست کیے بغیر ہی کارخانہ کھول دیا جاتا ہے۔ ویسٹ ڈسپوزل کا کوئی انتظام نہیں کیا جاتا۔ دریا، نہریں، جھیلیں اور دیگر ذخائر میں شہروں اور صنعتوں کا گندا پانی اور فضلہ شامل ہو رہا ہے۔ آلودہ پانی سے زرخیز زمین بنجر اور بانجھ ہوتی جا رہی ہے۔ زیرِ زمین پانی کا ری چارجنگ پراسیس رک چکا ہے، جس سے زیرِ زمین پانی کڑوا اور زہریلا ہوتا جا رہا ہے۔ فیکٹری مالکان کیمیکل ملا پانی گہرے کنویں کھود کر یا غرقی کے ذریعے زیرِ زمین ڈال رہے ہیں۔ لاہور جہاں 100 فٹ گہرائی تک پینے کا معیاری پانی آجاتا تھا۔ اب گہرائی میں قابلِ نوش پانی کا لیول 1000 سے 1500 فٹ تک جا پہنچا ہے اور اس پانی کے بارے میں بھی کوئی گارنٹی نہیں کہ وہ آرسینک (زہریلے مواد) سے پاک ہے یا نہیں۔ آبی آلودگی کے انسانی صحت پر تباہ کن اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ آلودہ پانی سے انسان کا نظام انہضام بہت جلد متاثر ہوتا ہے۔ پاکستان کے اکثر لوگ آبی آلودگی سے متاثر ہوتے ہیں اور موت میں منہ میں چلے جاتے ہیں۔

پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن کی رپورٹ بتاتی ہے:

> "Unavailability of safe drinking water which leads to the highest number of deaths in Pakistan."[29]

جان بریسکو John Brisco لکھتا ہے:

> There is large-scale uncontrolled pollution of surface and groundwater. Major cities have inadequate sewage treatment plants. And there is only one industrial common effluent treatment plant working in the whole of the country. The result, as illustrated, is heavily degraded surface water around all cities and towns.[30]

غریب عوام آلودہ پانی استعمال کرنے پر مجبور ہے، جس کی وجہ سے نت نئی بیماریاں ان غریب عوام کا مقدر ہیں۔ پاکستان میں ہر سال لاکھوں افراد آلودہ پانی کے باعث مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ امریکہ میں کلین واٹر ایکٹ (Clean Water Act) نافذ کیا گیا ہے تا کہ قانونی طریقہ سے پانی کو آلودگی سے محفوظ رکھا جا سکے۔

Holst لکھتا ہے:

> "Clean Water Act (CWA), also known as Federal Water Pollution Control Act Amendments of 1972, U.S. legislation enacted in 1972 to restore and maintain clean and healthy waters. The CWA was a response to increasing public concern for the environment and for the condition of the nation's waters. It served as a major revision of the Federal Water Pollution Control Act of 1948, which had proven ineffective. The CWA was itself amended in 1977 to regulate the discharge of untreated wastewater from municipalities, industries, and businesses into rivers, lakes, and coastal waters."[31]

امریکہ کی مثال سامنے رکھتے ہوئے پاکستان میں بھی کلین واٹر ایکٹ نافذ کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے کیونکہ آلودہ پانی کے استعمال کا انسانی صحت و تندرستی پر انتہائی خوفناک اثر ہوتا ہے۔ ستم کی بات یہ ہے کہ منرل واٹر کی بوتلوں میں سنکھیا کی موجودگی کا انکشاف ہوا ہے، جس سے لوگوں میں پھیپھڑوں، مثانے، جلد، گردے، ناک اور جگر کا کینسر پھیلنے کا خدشہ بڑھ گیا ہے۔ زیرِ زمین پانی میں سنکھیا (زہریلا مواد) مل جانے سے لوگوں کو صحت و حیات کو خطرہ لاحق ہو چکا ہے۔ پینے کے پانی میں سنکھیا کی موجودگی مہلک امراض کو جنم دیتی ہے۔ آلودہ پانی پینے سے بچے ہیضہ، ڈائریا، ٹائیفائیڈ اور ہیپاٹائٹس جیسے مہلک امراض کا شکار ہو جاتے ہیں۔ سمندری پانی میں آلودگی پھیلنے سے مچھلیوں میں بھی کئی بیماریاں پائی جاتی ہیں۔ ایسی بیمار مچھلیوں کا استعمال ہڈیوں کی مختلف بیماریوں میں مبتلا ہونے کا باعث بنتا ہے۔ اقوامِ متحدہ کی تازہ ترین رپورٹ کے مطابق پاکستان میں 40 فیصد اموات آلودہ پانی پینے کی وجہ سے ہو رہی ہیں۔[32] پاکستان میں گردوں کے ناکارہ ہونے، ہائپر ٹینشن، ہارٹ اٹیک اور جلدی امراض میں اضافہ کی ایک بڑی وجہ بڑھتی ہوئی آبی آلودگی ہے۔

آبی آلودگی اور جدید سائنس

ترقی یافتہ ممالک میں واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ سے حاصل شدہ پانی کا جدید سائنسی لیبارٹیز میں تجزیہ کر کے اس میں موجود بھاری دھاتوں کی مقدار کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ ماحولیاتی معیار سے زائد مقدار میں موجود دھاتوں کو علیحدہ کر کے پانی کو جھیل، دریا یا سمندر میں بہایا جاتا ہے۔[33] جھیلوں، دریاؤں اور سمندروں کو آبی آلودگی سے بچانے کے کئی جدید سائنسی طریقے ایجاد ہو چکے ہیں۔ ہر ملک نے پانی کو آلودگی سے بچاؤ کے لئے اپنا طریقہ کار اپنایا ہوا ہے۔ کئی ترقی یافتہ ممالک میں آلودہ پانی صاف کرنے کے لئے Bandalong Litter Trap کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس طریقہ کار میں گندگی، کوڑا کرکٹ اور ملبہ کو بآسانی علیحدہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ طریقہ دریاؤں، جھیلوں اور ندیوں کا پانی صاف کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔[34]

Image:1 Bandalong Litter Trap

آلودہ پانی صاف کرنے کا دوسرا طریقہ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ کا استعمال ہے جو سیورج کے پانی کو صاف کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔اس طریقہ کار میں گندے پانی کو مختلف مراحل میں پلانٹ سے گزارا جاتا ہے اور اس میں موجود زہریلے مواد کو الگ کرلیا جاتا ہے۔

Image 2: Water Treatment Plant

آلودہ پانی صاف کرنے کا ایک معروف طریقہ میگ لائف ٹنل Mag life Tunnel ہے۔یہ فلٹر کی طرح کام کرتا ہے۔

Image:3, Mag life Tunnel

زراعت میں سب سے پہلے گندے پانی کا استعمال آسٹریلیا، فرانس، جرمنی نے کیا۔اس کے بعد برطانیہ اور امریکہ نے اس کا استعمال شروع کر دیا۔اکثر ممالک میں آلودہ پانی کی تطہیر کر کے اس کا دوبارہ استعمال نمایاں طور پر وسیع ہو گیا ہے جن میں اسرائیل، اردن، پیرو اور سعودی عرب بھی شامل ہیں جہاں خاص طور پر کھیتوں کی آبپاشی کے لئے یہ پانی دوبارہ استعمال کرنا حکومتی پالیسی ہے۔پانی کے ذخائر زیادہ سے زیادہ بڑھانے کے لئے گندے پانی کی تطہیر کے بعد اس کا دوبارہ استعمال پانی کی کمی دور کرنے کے لئے معاون ثابت ہو سکتا ہے۔ کویت میں 17 سو ہیکٹر رقبے پر لگی ہوئی الفلفا کی آب پاشی (عالمی ادارہ صحت کے مطابق) صاف شدہ گندے پانی سے ہوتی ہے۔1998ء میں اردن میں سات کروڑ مکعب میٹر گھروں کا پانی صاف کر کے دوبارہ قابلِ استعمال بنایا گیا۔ سعودی عرب میں استعمال شدہ پانی دوبارہ استعمال کیا جاتا ہے۔سعودیہ میں صاف شدہ گندے پانی کے

15 فیصد حصہ کو کھجور اور چارے (الفلفا) کی آب پاشی کی جاتی ہے۔ مزید براں مسجد الحرام اور مسجد نبوی ؐمیں وضو کا استعمال شدہ پانی کو گندگی بہانے کے لیے استنجا خانے میں استعمال کیا جاتا ہے۔ سعودی عرب کے ساحلی علاقوں میں سمندری پانی کو بھی کام میں لایا جاتا ہے۔ اس مقصد کے لیے ساحلی شہروں میں کھارے پانی کو میٹھے پانی میں تبدیل کرنے کے جدید سائنسی آلات نصب کئے گئے ہیں۔[35]

آبی آلودگی کا تدارک اور اسلام

آبی اور زمینی حیات کی بقا کے لئے پانی کا وجود بے مثال نعمتِ خداوندی ہے۔ انسانی، حیوانی اور نباتاتی حیات کو رواں دواں رکھنے کے لئے پانی لائف لائن کی حیثیت رکھتا ہے۔ پانی انسانی زندگی کی بنیادی اکائی ہے۔ اسلام میں آبی آلودگی پھیلانا ناجائز و حرام فعل ہے۔ آبی آلودگی پھیلانا فساد فی الارض ہے۔ آبی ماحول کی خرابی و بربادی کی وجہ جدید انسان کی غیر محتاط معاشی سرگرمیاں ہیں۔ انسانی آبادیوں کے بیچ میں صنعتوں کے جال نے کرہ ارض میں فساد برپا کر دیا ہے۔ قرآن پاک کی کئی آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ خشکی و تری میں فساد و بگاڑ انسانی اعمال و افعال کا نتیجہ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ"[36]

ترجمہ: "خشکی اور تری میں لوگوں کے اعمال کے سبب فساد پھیل گیا ہے تاکہ خدا انہیں ان کے بعض عملوں کا مزہ چکھائے، عجب نہیں کہ وہ باز آجائیں۔"

زمین کی خشکی و تری پر فساد پھیلانے سے مراد انسان کا قتل ہے۔ پس اگر کوئی فرد زہریلے پانی پینے کے اثرات سے ہلاک ہو جاتا ہے تو اس کا قاتل و مجرم کیمیکل زدہ چھوڑنے والا کارخانہ دار ہے اور ایسا فرد فساد فی الارض کا ارتکاب کر رہا ہے۔ موسمیاتی تبدیلی کا موجب بننا ایک قسم کا زمین میں فساد برپا کرنا ہے۔ متعدد قرآنی آیات میں زمین میں فساد اور تبدیلی پیدا کرنے سے رکنے کا اشارہ ملتا ہے۔ انسان اللہ تعالیٰ کی ہدایات سے بے نیاز ہو کر اپنے اختیارات و میلانات کو استعمال کرنے کا مجاز و مختار نہیں ہے۔ اسلام زندگی کے ہر مرحلے پر احتیاط پسندی و میانہ روی کا درس دیتا ہے۔ جدید انسان آسائش و راحت کی دوڑ میں اپنی حدود سے تجاوز کر رہا ہے اور پانی میں آلودگیاں پھیلا کر خلقِ خدا کو تکلیف و اذیت دے رہا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

" كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ "[37]

ترجمہ: "خدا کی (عطا فرمائی ہوئی) روزی کھاؤ اور پیو مگر زمین میں فساد نہ کرتے پھرنا۔"

صاحب "التفسیر المنار" لکھتے ہیں: (وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ) أَيْ لَا تَنْشُرُوا فَسَادَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَتَكُونُوا فِي الشُّرُورِ قُدْوَةً سَيِّئَةً لِلنَّاسِ "[38] اپنی مادی آسائش و سہولت کی خاطر وسائلِ حیات کے استعمال میں اپنی حدود و قیود سے تجاوز کرنا دراصل فساد فی الارض کا ارتکاب اسلام کی نگاہ میں انتہائی قبیح فعل ہے۔ فساد و بگاڑ پیدا کرنا ناقابل تلافی گناہ ہے اور ایسا کرنا فساد فی الارض ہے۔

دریاؤں، نہروں میں آلودہ وزہریلا مواد اور کوڑا کرکٹ پھینکنا فساد کے مترادف ومساوی ہے جو انسان کے نظام انہضام میں بگاڑ کا سبب بنتا ہے۔ اس لئے آبی آلودگی جیسے خطرناک فساد کا موجب بننے والے لعنت وپھٹکار کے مستحق ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

" وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْۗءُ الدَّارِ "[39]

ترجمہ: "اور ملک میں فساد کرتے ہیں ایسوں پر لعنت ہے۔ اور ان کے لیے گھر بھی برا ہے۔"

صاحب "تفسیر الخازن" لکھتے ہیں: " وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ يعني بالكفر والمعاصي أُولئِكَ يعني من هذه صفته لَهُمُ اللَّعْنَةُ يعني الطرد عن رحمة الله يوم القيامة"[40]

مندرجہ بالا آیت کریمہ پانی کو آلودہ وزہریلا کرنے والے فسادیوں کے لئے تنبیہ ہے۔ عذابِ خدا کی وارننگ کے باوجود ٹریٹمنٹ پلانٹس کی تنصیب کے بغیر کارخانے چلانا مسلم کارخانہ داروں کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ دریاؤں، ندی نالوں، زیرزمین پانی میں گندا پانی انجیکٹ کرنا اخلاقی، دینی اور قانونی طور پر جرم ہے، ایسے جرائم کی روک تھام ریاست کی ذمہ داری ہے۔ پانی اہم ترین وسیلہ حیات ہے اس لئے صاف پانی کو آلودہ کرنا انسانی زندگی کا قتل ہے۔ قرآن ایک جان کا قتل پوری انسانیت کے قتل کے مساوی قرار دیتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

" أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا"[41]

ترجمہ: "جو شخص کسی کو (ناحق) قتل کرے گا (یعنی) بغیر اس کے کہ جان کا بدلہ لیا جائے یا ملک میں خرابی پیدا کرنے کی سزا دی جائے اس نے گویا تمام لوگوں کو قتل کیا اور جو اس کی زندگانی کا موجب ہوا تو گویا لوگوں کی زندگانی کا موجب ہوا۔"

امام ابن کثیرؒ "تفسیر القرآن العظیم" میں لکھتے ہیں:

" فكَأَنَّما قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعاً مَنْ قَتَلَ النَّفْسَ الْمُؤْمِنَةَ مُتَعَمِّدًا، جَعَلَ اللَّهُ جَزَاءَهُ جَهَنَّمَ، وغضب عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ، وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا "[42]

نوع انسانی کی زندگی کی بقاو سلامتی کا انحصار اس اصول پر انحصار رکھتا ہے کہ ہر شخص میں معاشرے کے دوسرے افراد کی زندگی کے بقاو تحفظ میں مددگار بننے کا احساس پایا جاتا ہو۔ جو فرد ناحق کسی کی جان لیتا ہے وہ صرف ایک ہی فرد پر ظلم نہیں کرتا بلکہ اس کا رویہ ثابت کرتا ہے کہ اس کا دل حیاتِ انسانی کے احترام سے جذبہ سے خالی ہے، لہٰذا وہ پوری انسانیت کا دشمن ہے، کیونکہ اس کے اندر ایسی برائی پائی جاتی ہے جو اگر تمام افراد میں پائی جائے تو پوری نوع انسانی کا خاتمہ ہو جائے۔[43] پورے ملک میں کارخانوں کا جال بچھا ہوا ہے جو زہریلے پانی کے ٹریٹمنٹ کے بغیر اخراج کرنے میں مصروف ہیں۔ اس آلودہ پانی کی بدولت عام لوگوں کو جان لیوا امراض میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک کے برعکس پاکستان میں زہریلے کیمیائی مواد کو ٹھکانے لگانے کا

کوئی بندوبست نہیں کیا جاتا اور یہ زہریلا مواد ندی نالوں میں پھینک دیا جاتا ہے۔ایک تحقیق کے مطابق پورے ملک میں محض چند فیصد ہی ایسے کارخانے کام کررہے ہیں جن کے ذریعے زہریلے مواد کو ٹھکانے لگانے کی منصوبہ بندی کی جاتی ہے۔مذکورہ بالا آیتِ قرآنی میں ایسے فیکٹری مالکان کے لئے وارننگ پائی جاتی ہے جو ماحولیاتی سہولیات مہیا کئے بغیر اپنے کارخانے جاری رکھے ہوئے ہیں۔نبی کریم ﷺ نے ایسے تمام امور سے منع فرمایا ہے جو صحتِ انسانی کے لئے مضر ہوں یا ان سے کسی بھی قسم کی آلودگی پھیلنے کا اندیشہ ہو۔

حدیث مبارکہ میں آتا ہے:

"إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ، فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوهُمْ، وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ، وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا، وَأَوْكُوا قِرَبَكُمْ، وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ، وَخَمِّرُوا آنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ، وَلَوْ أَنْ تَعْرُضُوا عَلَيْهَا شَيْئًا، وَأَطْفِئُوا مَصَابِيحَكُمْ"[44]

متذکرہ بالا حدیث کا حاصل یہ ہے کہ جب رات کا اندھیرا یا شام ہو جائے تو دروازوں کو بند کرلینا چاہئے، مشکیزوں کے منہ اللہ کا نام لے کر باندھ دینے چاہئیں اور برتنوں کو ڈھانک دینا چاہئے ۔رات کے وقت برتن ڈھانکنے کی ہدایت میں آبی آلودگی کی طرف اشارہ ہے۔جس امر سے آلودگی جنم لیتی ہو اور انسانی حیات کو نقصان کا اندیشہ ہو،اسلام کی نگاہ میں قطعاً محبوب نہیں ہے۔ حفظانِ صحت کے نقطہ نظر سے اشیائے خوردونوش کو کامل احتیاط سے رکھنا چاہیے اور اگر وہ کھلے برتن میں ہوں تو انہیں ڈھانپ دینا چاہیے تاکہ ان میں ایسے جراثیم داخل نہ ہو سکیں۔[45]

اسلام صفائی وستھرائی کا دین ہے۔ہر نماز سے قبل وضو اور جنابت وناپاکی کی صورت میں غسل کو فرض قرار دیا گیا ہے۔جمعہ کے دن غسل کرنے کی تاکید فرمائی گئی ہے تاکہ مسلمان ہمیشہ صاف ستھرا رہے۔اسلام میں صفائی کا اہتمام وانتظام ایک مسلمان کے ایمان کا مرکز ومحور قرار دیا گیا ہے۔اسلام میں صاف وپاکیزہ ماحول کو نصف ایمان کا درجہ حاصل ہے جس سے ایک سچے مسلمان کو مختلف قسم کی آلودگیوں سے صاف رکھنے کی تحریک وتوانائی میسر آتی ہے۔

ارشادِ نبویؐ ہے:"الطُّهُورُ شَطْرُ الإِيمَانِ"[46]ترجمہ:"طہارت نصف ایمان ہے۔" اسلام لوگوں کو صفائی وستھرائی کے لئے مہمیز وتحریک دیتا ہے۔ صفائی کا سب سے بڑا فائدہ اللہ تعالیٰ کی محبت کا حصول ہے۔ماحول کو گندگی و آلودگی سے صاف رکھنے والے افراد اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں۔قرآن کریم میں آلودگی سے دور رہنے اور کسی بھی قسم کی آلودہ یا گندے ماحول میں قیام کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:" وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ"[47]ترجمہ:" اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھو اور ناپاکی سے دور ہو۔"

تفسیر "الکشاف" میں ہے:" وَثِيابَكَ فَطَهِّرْ أمر بأن تكون ثيابه طاهرة من النجاسات، لأنّ طهارة الثياب شرط في الصلاة لا تصح إلا بها، وهي الأولى والأحب في غير الصلاة، وقبيح بالمؤمن الطيب أن يحمل خبثا "[48]پانی کرہ ارض پر زندگی کی علامت ہے۔اسلام پانی کو آلودگی سے بچاؤ کی ترغیب وتحریک دیتا ہے۔پانی بذاتِ خود طہارت ونظافت کا بہترین ذریعہ ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ "[49]

ترجمہ:"اور تم پر آسمان سے پانی برسا دیا تاکہ تم کو اس سے (نہلا کر) پاک کر دے اور شیطانی نجاست کو تم سے دور کر دے۔"

ٹشو پیپر سے غلاظت ہرگز دور نہیں ہوتی بلکہ غلاظت جسم سے چپکی رہ جاتی ہے اور جلد کی بیماریوں کا باعث ہوتی ہے۔رفع حاجت کے بعد جسم کو پانی سے دھونے اور باقاعدہ نہانے والے کو جلد کی اکثر بیماریاں نہیں ہوتیں۔[50]اسلام میں حفظانِ صحت کے نقطہ نظر سے اشیائے خوردونوش ڈھانپنے کا حکم دیا گیا ہے تاکہ ان میں ایسے جراثیم داخل نہ ہو سکیں۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے:عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ، فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ "[51]ترجمہ:"ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے نے ارشاد فرمایاجب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے بیدار ہو تو اپنے ہاتھ کو برتن میں مت ڈالے یہاں تک کہ اسکو دھولے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اسکے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے۔"

اسلام میں آبی آلودگی کی روک تھام کے لیے واضح احکامات پائے جاتے ہیں۔پانی کی موجودہ آلودگی کا حل تعلیماتِ اسلامی پر عمل پیرا ہونے میں مضمر ہے۔

ارشاد نبویؐ ہے:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ "[52]

ترجمہ:"حضرت ابو ھریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رکے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔"

حدیث بالا سے ثابت ہوا کہ تالاب وغیرہ میں پیشاب کرنا یعنی تالابوں وغیرہ میں کارخانوں کا آلودہ مواد پھینکنا گناہ کا کام ہے۔ایک حدیث کے مطابق جاری پانی یعنی نہروں، نالوں اور دریاؤں وغیرہ میں بھی پیشاب کرنے یعنی گندگی پھینکنے سے منع کیا گیا ہے۔طبی اعتبار سے پانی میں پیشاب کرنے سے جراثیم سارے پانی میں پھیل جاتے ہیں۔خاص طور سے ٹھہرے ہوئے پانی میں ایسے جراثیم کا پھیلنا یقینی ہوتا ہے۔جب اسے کوئی جسم مل جاتا ہے تو اس میں گھس کر جگر کی سوزش اور دوسری امراض کا باعث بنتے ہیں۔

ارشادِ نبویؐ ہے:" عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الْجَارِي"[53]ترجمہ:"حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بہتے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔"مذکورہ بالا دلائل وبراھین سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام میں آبی آلودگی کے تدارک کے لئے پائی جانے والی ہدایات وتعلیمات جامع واکمل ہیں جو جدید سائنس سے مکمل طور پر ہم آہنگ ہیں۔آبی آلودگی سے متعلقہ شرعی احکام پر عمل پیرا ہو کر معاشرہ کو آبی آلودگی جیسے خوفناک مسئلے سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے۔

نتیجہ بحث

پانی اور زندگی لازم وملزوم ہیں۔ جدید میڈیکل سائنس سے ثابت ہو چکا ہے کہ پانی مادہ حیات ہے۔ دنیا کی آدھی آبادی گندا پانی پینے پر مجبور ہے۔ ستم کی بات یہ ہے کہ اکثر و بیشتر کارخانے اپنا زہریلا مواد تالابوں، نہروں اور دریاؤں میں ڈال دیتے ہیں جس کی بدولت ان دریاؤں کا پانی اور زیر زمین پانی آلودہ ہو رہا ہے۔ آلودہ پانی کے استعمال سے لوگ مہلک امراض کا شکار ہو جاتے ہیں اور موت میں منہ چلے جاتے ہیں۔ لہٰذا واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ (Water Treatment Plant) کی تنصیب کے بغیر چلنے والے کارخانوں کے خلاف ماحولیاتی ایکٹ 1997 کے تحت کاروائی کرنا وقت کا قانونی و شرعی و اخلاقی تقاضا ہے۔ اس ماحولیاتی قانون کے تحت دو سال تک آبی آلودگی پھیلانے والے کو دو سال کی جیل ہو سکتی ہے۔ لیکن اس قانون کا عملی نفاذ قرین قیاس ہے۔ موجودہ صنعتی دور میں عالمی مسئلے آبی آلودگی کا حل تلاش کرنا چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔ آلودہ پانی صاف کرنے کے لئے جدید سائنسی طریقے (واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ، میگ لائف ٹنل، بندالانگ لٹر ٹریپ) استعمال کرنا ناگزیر ہے۔ پاکستان ایک اسلامی نظریاتی ریاست ہے اور اسلام آبی آلودگی کے سدباب کے لئے مکمل ضابطہ اخلاق مہیا کرتا ہے۔ اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر آبی آلودگی اور اس کی وجہ سے پیدا ہونے والی مہلک بیماریوں پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ آبی آلودگی کے اثرات اور تدارک کے حوالے سے جدید سائنس اور اسلامی احتیاطی تدابیر میں ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔

تجاویز وسفارشات

1۔ ماحولیاتی اداروں کو با اختیار بنایا جائے تاکہ آبی آلودگی پھیلانے کے ذمہ دار افراد کے خلاف تادیبی کاروائی ہو سکے۔

2۔ آبی آلودگی پھیلانے والے اداروں کے خلاف ماحولیاتی ایکٹ 1997ء کا عملی نفاذ یقینی بنایا جائے۔

3۔ جدید میڈیا ٹیکنالوجی کے ذریعے آبی آلودگی کے ماحول اور صحتِ انسانی پر مضر اثرات کی تشہیر کی جائے۔

4۔ آبی آلودگی کے تدارک کے بارے میں قرآنی آیات اور احادیث کا زیادہ سے زیادہ پرچار کیا جائے۔

5۔ سیورج اور صنعتوں کو آلودہ پانی نہروں، دریاؤں اور سمندر میں پھینکنے سے پہلے واٹر ٹریمنٹ پلانٹس Water Treatment Plants سے گزارنے کا پابند کیا جائے۔

6۔ آلودگی سے نجات کے جدید سائنسی طریقے مثال کے طور پر میگ لائف ٹنل (Mag life Tunnel)، واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹس (Water Treatment Plants)، بندالانگ لٹر ٹریپ (Bandalong Litter Trap) سے استفادہ کرنے کی مستقل بنیادوں پر منصوبہ بندی کی جائے۔

7۔ سیلاب زدہ لوگ آبی آلودگی کی وجہ سے مختلف بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ حالیہ دنوں میں وقوع پذیر ہونے والے سیلاب کے دوران ہوا ہے۔ اس لئے سیلاب زدہ علاقوں میں آلودہ پانی صاف کرنے کے جدید سائنسی آلات نصب کرنے کی منصوبہ بندی کی جانی چاہئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حوالہ جات

[1] القرآن الکریم، **اردو ترجمہ فتح محمد جالندھری**،(لاہور: فاران فاؤنڈیشن، 2013ء)

Fateh Muhammad Jālandharī, *Urdū translation of Holy Qur ‘an* ,(Lāhūre: Fārān Foundation, 2013.)

[2] ڈاکٹر خالد غزنوی، **طب نبوی ﷺ اور جدید سائنس**،،(لاہور: الفیصل ناشران و تاجرانِ کتب، 2011ء)، 92۔

Dr. Khālid Ghaznavī, *Tibb-e-Nabwī Aur Jadīd Science*, (Lāhūre: Al-Faisal Publishers and Booksellers, 2011),2: 92

[3] **ھود**، 11:7۔

H*ūd*,11:7.

[4] **الانبیا**، 21:30۔

Al-Anbyā,21:30.

[5] ڈاکٹر ہلوک نور باقی، **قرآنی آیات اور سائنسی حقائق**،،(کراچی: انڈس پبلشنگ کارپوریشن، 1998ء)، 83۔

Dr.Halūk Nūr Bāqī,*Quranī Ayāt Aur Sciencī Huqāiq*,(Karāchī: Indus Publishing Corporation,1998),83.

[6] ڈاکٹر خالد غزنوی، **طب نبوی ﷺ اور جدید سائنس**، 2:102۔

Dr. Khālid Ghaznvī, *Tibb-e-Nabwī Aur Jadīd Science*,2:102.

[7] Mircea Eliade,*The Encyclopedia of Religion*,(London: Collier Macmillion Publishers),15:356.

[8] محمد حذیفہ داحودی، **آبی وسائل اور ان سے متعلق شرعی احکام**،(نئی دہلی-انڈیا: ایفا پبلی کیشنز،، فروری 2012ء)، 132۔

Muhammad Huzaifah Dāhudī, *Water resources and Shari'a rulings related to them*,(N.Delhī-Indiā:Effā Publications, 2012),132.

[9] A.R. Agwān ,*Islam and the Environment*,(N. Delhī-Indiā: Institute of Objective Studies,1997),168.

[10] ڈاکٹر ہلوک نور باقی،، **قرآنی آیات اور سائنسی حقائق**، 82۔

Dr. Halūk Nūr Bāqī, *Quranī Ayāt Aur Sciencī Huqāiq*,82.

[11] **الاعراف**، 7:57۔

Al-A'raf, 7:57.

[12] *The New Encyclopedia Britannica*,(Encyclopedia Britannica,Inc.1992),12:514.

[13] ڈاکٹر ہلوک نور باقی، **قرآنی آیات اور سائنسی حقائق**، 42۔

Dr.Halūk Nūr Bāqī, *Quranī Ayāt Aur Sciencī Huqāiq*,42.

[14] عبد المنان، **پانی کا تحفظ اسلامی تناظر میں**، القلم 2:24،(لاہور: پنجاب یونیورسٹی، دسمبر 2019ء)، 591۔

Abdul Manān, *Water Conservation in Islamic Perspective*, Al-Qalam 2:24, (Lāhūre: Punjāb University, December 2019), 591

[15] **روزنامہ خبریں**،لاہور،9فروری2018ء۔

Daily Khabrain, Lāhūre: 9 February 2018.

[16] Bernstein ,Winkler, Zierdt Warshaw , *Environmental Science Ecology and Human Impact*, (U.S.A: Addison-Wesley publishing company, 1996),33.

[17] عبدالمنان، **اسلام میں قدرتی وسائل وذرائع کاتحفظ اور استعمال کے اصول وآداب: تحقیقی جائزہ**، تحقیقی مقالہ برائے پی ایچ ڈی علوم اسلامیہ،(سرگودھا:یونیورسٹی آف سرگودھا،2022ء)،112۔

Abdul Manān, *Islām Main Qudrati Wasāil-O-Zaraie Kā Tahafuz Aur Iste'māl Kay Usoūl-ū- Adaāb: Tahqiqi Jaizāh*, PhD Thesis Islamic Studies, (Sargūdhā: University of Sargūdhā, 2022), 112.

[18] https://www.epa.gov/uic/general-information-about-injection-wells#:~:text=An%20injection%20well%20is%20used,or%20water%20mixed%20with%20chemicals.accessed 25-09-2022.

[19] Carla W.Montogmery and David Dathe,*Earth Then and Now*,(U.S.A: Wm. C. Brown Publishers,1997),276-277

[20] Ibid.

[21] Bernstein,Winkler,Ziead F Warshah, *Environmental Science ,Ecology and Human Impact*,(U.S.A:Adison,Wesley publishing company 1996),33.

[22]Faiza Ilyās, *Clean Drinking water not available to Majority of people in Pakistan*, DAWN, Karāchi,1 January,2021.

[23] عبدالمنان، **اسلام میں قدرتی وسائل وذرائع کاتحفظ اور استعمال کے اصول وآداب: تحقیقی جائزہ**،110۔

Abdul Manān, *Islām Main Qudrati Wasāil-O-Zaraie Kā Tahafuz Aur Iste'māl Kay Usoūl-ū-Adaāb: Tahqiqi Jaizāh*,110.

[24] Oliver.S,Owen and Danial D Chiras, *Natural resources Conservation, An Ecological Approach*, ,(USA: Machmillion Data, 5th Edition,1990),183.

[25] ماہنامہ غازی(میگزین)، جلد21، شمارہ 13، کراچی، دسمبر2018، 42۔

Ghāzī Monthly (Magazine), Volume 21, Issue 13, Karachī: December 2018, 42.

[26] Oliver S.Owen and Daniel D.chiras, *Natural Resources Conservation, An Ecological Approach*,183

[27] Marie-Louise Larsson, *Legal Definitions of the Environment*, (Stockholm:Institute for Scandianvian Law,2009), 1.

[28] Ibid.

[29]Faiza Ilyās,*Clean Drinking water not available to Majority of people in Pakistan*, DAWN, Karāchī,1 January,2021.

[30] John Briscoe, ‘Usmān Qamar, Manuel Contijoch, Pervaiz Amir, and Don Blackmore, *Pakistan’s Water Economy Running Dry* ,(New York:The World Bank, October 2005),7.

[31] Holst, A. "Clean Water Act." *Encyclopedia Britannica*, March 5, 2015. https://www.britannica.com/topic/Clean-Water-Act.

[32] عبد المنان، **اسلام میں قدرتی وسائل وذرائع کا تحفظ اور استعمال کے اصول وآداب: تحقیقی جائزہ**،112۔

Abdul Manān, *Islām Main Qudrati Wasāil-O-Zaraie Kā Tahafuz Aur Iste'māl Kay Usoūl-ū-Adaāb: Tahqiqi Jaizāh*,112.

[33] ڈاکٹر معین الدین، **آلودہ پانی کی صفائی**، ماہنامہ فروزاں، کراچی، اکتوبر 2021، 16۔

Dr. Moinuddīn, *Treatment of polluted water*, Monthly Faruzaān, (Karāchī: October 2021), 16.

[34] https://www.bandalong.com.au/bandalong-litter-trap.html accessed 25-09-2022.

[35] عبد المنان، **اسلام میں قدرتی وسائل وذرائع کا تحفظ اور استعمال کے اصول وآداب: تحقیقی جائزہ**،،106۔

Abdul Manān, *Islām Main Qudrati Wasāil-O-Zaraie Kā Tahafuz Aur Iste'māl Kay Usoūl-ū-Adaāb: Tahqiqi Jaizāh*,106.

[36] **الروم**،30:41۔

Al-Rūm, 30:41.

[37] **البقرہ**،2:60۔

Al-Baqarah,2:60.

[38] محمد رشید بن علي رضا، **تفسير القرآن الحكيم (تفسير المنار)**،(مصر: الهيئة المصرية العامة للكتاب 1990)، 1:271۔

Muhammad Rashīd bin Alī Razā, *Tafsīr ul-Qur'an ul-Hakīm (Tafsīr al-Manār)*,(Egypt: Al-Hīat –ul-Masriyyah Al-Amatul LilKatāb 1990), 1:271.

[39] **الرعد**، 13:25۔

Al-Ra'd, 13:25.

[40] علاء الدين علي بن محمد، **لباب التأويل في معاني التنزيل**، (بيروت: دار الكتب العلمية، 1415ھ)، 3:17۔

'Ala uddīn 'Alī bin Muhammad, *Lubāb al-Taāwīl fī Ma'anī al-Tanzīl*, (Beirūt: Dār ul-Kutub Al-'alamiya, 1415 AH), 3:17.

[41] **المائدہ**، 5:32۔

Al-Mā'ida, 5:32.

[42] أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير، **تفسير القرآن العظيم**، (بيروت: دار الكتب العلمية، 1419ھ)، 3:84۔

Abū al-Fidā Ismā'ail bin 'Umar bin Kathīr, *Tafsīr al-Qur'an al-Azīm*, (Beirūt: Dar al-Kutub Al-'Elamiya, 1419 AH), 3:84.

43 سید مودودی، **تفہیم القرآن**،(لاہور: ادارہ ترجمان القرآن،2013ء)،1:464۔

Syed Mūdūdī, *Tafhīm-ul-Qur'an*, (Lāhūre: Tarjumān ul Qur'an, 2013), 1:464.

44 مسلم بن الحجاج، **صیح مسلم**،(بیروت: دار إحیاء التراث العربي، س-ن)،3:1595، الرقم:2012۔

Muslim Ibn Al-Hajjāj, *Sahīh Muslim*, (Beirūt: Dār Ihya Al-Turāth Al-'Arabī, N.D),3:1595, Ḥadīth #: 2012.

45 ڈاکٹر طاہر القادری، **اسلام اور جدید سائنس**،(لاہور: منہاج القرآن پبلیکیشنز،2007ء)،582۔

Dr. Tāhir-ul-Qadri, *Islām and Modern Science*, (Lāhūre: Minhāj-ul-Quran Publications, 2007), 582.

46 مسلم بن الحجاج، **صیح مسلم**،1:203، الرقم:223۔

Muslim Ibn Al-Hajjāj, *Sahīh Muslim*,1:203, Ḥadīth #:223.

47 **المدثر**، 74:5-4۔

Al-Mudathr,74:4-5.

48 محمود بن عمرو بن أحمد الزمخشري، **الكشاف عن حقائق غوامض التنزيل**،(بیروت: دار الکتاب العربي،1407ھ)،4:645۔

Mahmūd bin Amr bin Ahmad al-Zumakhsharī, *Al-Kashāf 'un Haqaiq Gawāmaz al-Tanzīl*, (Beirut: Dar al-Kitab al-'Arabī, 1407 AH),4:645.

49 **الانفال**،8:11۔

Al-Anfāl,8:11.

50 ڈاکٹر خالد غزنوی، **طب نبوی ﷺ اور جدید سائنس**،2:93۔

Dr. Khālid Ghaznavī, *Tibb-e-Nabwī Aur Jadīd Science*,2:93.

51 مسلم بن الحجاج ،**صيح مسلم**،1:233 ،الرقم:278۔

Muslim Ibn Al-Hajjāj, *Sahīh Muslim*,1:233, Ḥadīth #:278.

52 محمد بن یزید القزويني، **سنن ابن ماجہ**،(دار الرسالۃ العالمیۃ،1430ھ)،1:227، الرقم:344۔

Muhammad Bin Yazīd Al-Qazwīnī, *Sunan Ibn Mājah*, (Dār Risāla-'Almiyyah, 1430 AH), 227:1, Ḥadīth #:344.

53 أبو القاسم الطبراني، **المعجم الأوسط**،(القاهرة: دار الحرمين، س-ن)،2:208، الرقم:1749۔

Abū al-Qāsim al-Tabrānī, *Al-Mu'jam ul-Ausat*, (Cairo: Dār al-Harmain, N.D),2:208, Ḥadīth #:1749.